خطبات خواجہ شمس الدین عظیمی

ACD 59

Track - 1

46:00

''فرشتے دیکھے جاسکتے ہیں''

اعوذ باللہ ......

بسم اللہ ...

محترم دوستو، ذی احترام خواتین، سلسلہ عالیہ عظیمیہ کا تعارف آپ سب کے سامنے ہے۔ سلسلہ عظیمیہ نے رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کوموجودہ دور کے علمی اور سائنسی نقطہ نظر سے تعلیمات کو پیش کیا ہے۔ الحمدللہ ہماری اس کوششوں اور جدوجہدکواللہ نے قبولیت کا درجہ عطا کیا پڑھے لکھے لوگوں نے اور کم تعلیم یافتہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی روحانی تعلیمات کو سمجھنے کی اور ان علوم سے استفادہ کرنے کی طرف توجہ دی۔اسی سلسلہ میں میں نے اپنی بساط کے مطابق جو میرے مرشد کریم حضور قلندر بابا سے علوم منتقل ہوئے ان کی روشنی میںلوگوں تک اس پیغام کو پہنچایا۔پاکستان میں پاکستان کے بڑے بڑے شہروں میں، چھوٹے قصبات میں، گاؤں گوٹھوں میں، جہاں بھی مجھے جانے کا موقع ملا، میں نے ان تعلیمات کے فروغ میں اپنی طرف سے تدبیریں بھی کیں، کوشش بھی کی، جدوجہد بھی کی۔پچھلے دنوں میں لندن چلا گیا تھالندن جانے کی ایک بڑی وجہ تو یہ تھی کہ یہاں کام کی زیادتی مشاغل کی بہتات اور عمر رسیدگی کی بنا پرطبیعت بہت زیادہ نڈھال رہتی تھی، بیمار رہتا تھا۔ایک دو دفعہ دل صاحب بھی خفا ہوگئے تو ان کو منانے کے لئے کہ چلو تھوڑی سی رنگ رلیوں میںدل خوش ہوگاتو لندن چلا گیا۔خیال یہ تھا کہ ایک مہینے کا ہالی ڈے کرکے واپس آجاؤں گا، لیکن وہاں اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہوا ہے وہاں کے لوگوں نے ان تعلیمات میں دلچسپی کا اظہار کیا، وہاں کچھ ایسی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عنایت اور مہربانی ہوئی کہ وہاں کلاسیں شروع ہوگئیں، کالجوں میں پہنچ گئے ، یونیورسٹیوں میں پہنچ گئے۔ایک مہینے کا سفر طوالت اختیار کرکے سات مہینوں کا سفر بن گیا۔ظاہر ہے یہاں جو میرے دوست ہیں پیارے بچے پریشان بھی ہوئے، دلبرداشتہ بھی ہوئے، فراق کی گھڑیاں ان پر شاق بھی گزریں۔لیکن چونکہ وہاں مجھے موقع ملاکہ کام کیا جائے ، ان لوگوں تک حضور اقلندر بابا اولیا کی تعلیمات جو انہیںسیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منتقل ہوئی ہیںان کا وہاں تعارف ہوجائے ان کا وہاں پھیلاؤ ہوجائے۔اس طرح کافی عرصہ تک میں آپ لوگوں سے دور رہا۔اور جو ہمارا وہ سلسلہ تھاتقریر کا سوال و جواب کا ، مراقبہ کا ملنے ملانے کا مسئلے مسائل کے حل کرنے کا،وہ سات مہینے تک پینڈنگ

رہا۔لیکن الحمد للہ ! ہمارے بچوں نے عظیمی بچوں نے کسی بھی سلسلے کو ٹوٹنے نہیں دیا۔اپنی بساط کے مطابق قائم رکھا۔لیکن بہرحال بڑا آدمی بڑا ہی ہوتا ہے ۔ چھوٹا درخت چھوٹا ہی ہوتا ہے۔ بڑا درخت بڑا ہی ہوتا ہے۔بڑے درخت کا سایہ زیادہ ہوتا ہے۔ نسبتاً چھوٹے درخت سے۔یہ تو صحیح ہے کہ یہاں کمی محسوس ہوئی لیکن وہاں انگلینڈ میں امریکہ میں،

Scandinavia

میں ، دوسرے ملکوں میں مثلاً امریکہ میں، ڈنمارک میں، سوئیڈن میں، ناروے میں ان ملکوںمیں جانا ہوا اور وہاں بھی سلسلے کے پیغامات لوگوں تک پہنچانے میں اللہ نے ہماری بڑی مدد کی۔سلسلے کوئی بھی ہو... نقشبندیہ، قادریہ، سہروردیہ، چشتیہ، فردوسیہ، طیفوریہ، ستاریہ ... بہت سارے سلسلے ہیں۔ تقریباً حضور قلندر بابا اولیا کے فرمانے کے مطابق دو سو سلاسل اس وقت دنیا میں کام کر رہے ہیں۔اب یہ ایک عظیمیہ سلسلہ بھی سامنے آگیاہے تو دو سو ایک سلسلے جو ہیں وہ اس وقت حرکت میں ہیں۔ اور ہر سلسلے کی تعلیمات کی بنیادتوحید ہے۔ توحید سے مراد یہ ہے ایک واحد ذات اللہ کی پرستش کی جائے۔ توحید کا مطلب یہ ہے کہ ایک واحد ذات اللہ کے علاوہ کوئی بڑا نہیں ہے۔توحید کا مطلب یہ ہے کہ ایک واحد ذات اللہ جو ہے وہی معبود برحق ہے۔توحید سے مراد یہ ہے کہ انسان کو اس بات کا ادراک حاصل ہوجائے اور انسان اس بات سے واقف ہوجائے کہ مجھے کسی نے پیدا کیا ہے۔انسان اس بات سے بھی وقوف حاصل کرلے میری پیدائش کے بعد میری کفالت بھی اللہ کے ہاتھ میںہے ۔قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں متقی لوگوں کی تعریف جہاں بیان کرتے ہیں... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیںمتقی لوگوں کی تعریف یہ ہے کہ متقی لوگ غیب کو دیکھتے ہیں۔غیب کا مشاہدہ کرتے ہیں۔مثلاً ہم کہتے ہیں فرشتے۔چودہ سو سال ہوگئے ہم کہتے ہیں فرشتے ہوتے ہیں،فرشتے ہوتے ہیں،فرشتے ہوتے ہیں،فرشتے ہوتے ہیں۔ فرشتے نظر کسی کو نہیں آتا۔چودہ سو سال ہوگئے ہم کہتے ہیں ...جنات ہوتے ہیں،جنات ہوتے ہیں،جنات ہوتے ہیں... جنات نظر کسی کو نہیں آتے ہیں۔اس کے برعکس جب کوئی سائنٹسٹ کہتا ہے وائرس ہوتا ہے تو اسے دیکھ لیتا ہے۔دیکھئے بیکٹیریا ہوتا ہے اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ سوئی کی نوک پہ لاکھوں لاکھوں بیکٹیریا آجاتے ہیںڈھائی لاکھ کے قریب۔سوئی کی جو نوک ہے اگر اس پر کوئی چیز ایسی لگ جائے جس سے بیکٹیریا پیدا ہو تو وہ ڈھائی لاکھ کے قریب سوئی کی نوک پہ بیکٹیریا آجاتا ہے۔اب سوال یہ ہے کہ جب ڈھائی لاکھ کی تعداد بتائی گئی چلو کم و بیش کرلو ڈھائی نہیں ہوگی سوا ہوجائے گی پونے تین ہوجائے گی دو ہوجائے گی تو اس کا تعین ہوگا ناں؟ تو تعین کا مطلب یہ ہے کہ بیکٹیریا کو دیکھ لیا گیا ہے ۔اگر بیکٹیریا کو دیکھا نہیں جاتا تو اس کا نام ہی نہ ہوتا۔ اس لئے وائرس... وائرل وائرس اور فلاں وائرس اور یہ وائرس اس کی بھی نشاندہی ہوگئی۔آپ خون ٹیسٹ کرائیں لیب میں جائیں وہ بتادیں گے فلانے

وائرس ہے۔ٹائفائیڈ کا وائرس ہے۔ صاحب! تو اندیکھی چیزیجو عام نظروں سے پوشیدہ ہیںسائنسدانوں نے دیکھ لئے ، تو میرے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ جو چیز تذکرے میں آجائے ۔ جس چیز کا نام رکھ دیا گیاوہ نام ہی جب رکھا جائے گا جب دیکھ لیا جائے۔اب دیکھیں ناں اب ہمارے ماشاء اللہ بچے پیدا ہوتے ہیںاللہ تعالیٰ دیتے ہیں بڑے کومل خوبصورت سے اچھے لگتے ہیں۔ پیدا ہونے سے پہلے تو کسی کا نام نہیں ہوا۔ بچہ ہو بیٹی ہو بیٹا ہو۔وہ جب اس دنیا میں آتا ہے۔ اس کا نام ہوجاتا ہے۔بڑی عجیب بات ہے۔ کہ اگر دنیا میں ایک کروڑ چیزیں ہیںتو ایک کروڑ چیز جو آپ کی آنکھ دیکھ رہی ہے۔ اس کا نام رکھ لیا ہے۔ریگستان میں آپ چلے جائیںاگر وہاں ایک لاکھ قسم کی جڑی بوٹیاں ہیں تووہاں سب کے نام بتادیں گے وہاں ریگستان کے لوگ۔جتنے پہاڑ ہیں ان پہاڑوں کے سب کے نام ہیں۔ مثلاً مکے میں چلے جائیے۔ جبل نور، جبل قینقاع،جبل کیاہ جبل ثور ، ہے۔ نہ غار ثور، غار ثور کا مطلب یہ کہ اس پہاڑ کا نام ثور ہے۔جبل نور ، جبل نور کا مطلب یہ کہ جہاں حضور پاک ، نے مراقبہ کیاغار حرا کو کہتے ہیں۔ اور کیا ہے۔ جبل رحمت منیٰ پرے یعنی کہیں بھی چلے جائیں مکے مدینے تو بڑی بات ہے۔ آپ سندھ میں چلے جائیں، پشاور میں چلے جائیں۔۔ فرنٹئیر میں چلے جائیں۔ اگر وہاں ایک ہزار پہاڑی سلسلے ہیں تو ہر پہاڑی کا نام الگ ہوگا۔جتنے دریا ہیںان کے نام ہوں گے۔دریائے جہلم ہے۔دریائے چناب ہے۔ دریائے راوی ہے۔ اور دریائے ...۔جتنے سمندر ہیں ان کے نام ہیں۔ریڈ سی، بلیک سی،عربین سی، فلاں سی، یہ سی وہ سی۔جتنے پرندے ہیں سب کے نام ہیں جتنے حشرات الارض ہیں سب کے نام ہیں... مکھی مچھر،وہ کیا نام ہے۔ برسات میں یہاں تو نظر نہیں آتی پہلے حیدری تک وہ نظر آتی تھی جب وہ بارش ہوتی تھی وہ کیا کہتے ہیں برسات میں بیہربوٹی اب بتائے اس کو بیہر بوٹی کہتے ہیں بھائی کی دلہن۔پنجاب کا بیہر بوٹی کا مطلب بھائی کی دلہن۔اور اس کو سنا ہے۔ کچھ اور بھی کہتے ہیں۔ مطلب یہ کہ اس کا بھی نام ہے۔ جبکہ اس کا کوئی ایسا وجود نہیں ہے۔ جس کی نسل چل رہی ہو۔مینڈکے کا نام ہے۔، سانپ کا نام ہے۔ ، بچھو کا نام ہے۔نسل در نسل ، چوہا کا نام ہے۔ تو جو چیز یہاں موجود ہے۔ جس کا نام رکھ دیا گیاوہ دیکھی جاسکتی ہے۔یہ قانون بن گیا ہے۔ اب یہ کہ آپ اس سے واقف نہ ہوں، واقف کیوں نہیں ہیں؟ واقف اس لئے نہیں کہ آپ نے اس سے واقف ہونے کی کوشش ہی نہیں کی۔حضرت لقمان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا، حکمت عطا کی، انہوں نے ساری دنیا کی جڑی بوٹیوں کے نام رکھ دئیے۔جو جڑی بوٹی دیکھتے تھے اس کا نام رکھتے تھے۔اچھا جب جڑی بوٹی کا نام رکھ دیااس جڑی بوٹی نے خود بتایا کہ میںیہ میری خاصیت ہے۔میں بخار کی دوا ہوں، میں کینسر کی دوا ہوں ، میں فلاں ہوں، میرے اندر فلاں کیفیت چھپی ہوئی ہے۔انہوں نے وہ سارا جمع کیا، بعد میں جالینوس آئے اور کون کون آئے ، سقراط آئے بقراط آئے کون کون آئے انہوں نے اس کو ترتیب دے دیا۔طب بن گئی۔تو سوال یہ ہے۔ کہ جب آپ فرشتے کہتے ہیںاور ایک مسلسل روایت آج بھی چلی آرہی ہے۔ آپ کے دادا نے آپ

کو بتایا آپ کے ابا نے آپ کو بتایا۔ آپ کے پردادا نے آپ کو بتایا...
فرشتے ،فرشتے ،فرشتے وہ نظر کیوں نہیں آتا۔اچھا وہ اس طرح ہے۔
فرشتے کی بات کہ کوئی آدمی انکار بھی نہیں کرتا۔یہ نہیں کہتا کہ کیا پتہ یار یہ
ہمارے بڑے بوڑھے کہتے رہتے ہیںکہ پتہ نہیں ہو بھی نہ ہوفرشتے... ایسی کوئی
بات نہیں۔فرشتے پر یقین اسی طرح ہے۔ جس طرح آپ کو اپنے آپ پر یقین ہے۔
ایسے ہی جنات کی بات ہے۔جنّ چڑھ گیا بھوت چڑھ گیا۔آسیب ہوگیا اور پچھل
پیری آگئی ڈھمکا آگئی اور پتہ نہیں کیا اس کا نام رکھ چھوڑا۔ تو کوئی ایک آدمی
یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ جن ون کچھ نہیں یہ بے کار باتیں ہیں۔اس کا مطلب
ہے آپ کواتنا یقین ہے جتنا یقین آپ کو اپنا ہے ۔جتنایقین آپ کو کسی درخت کا
ہے جتنا یقین آپ اپنی اماں کا ہے ابا کا ہے دادا کا ہے۔تو اماں بھی نظر آرہی
ہے۔ ابا بھی نظر آرہے ہیں۔ دادا بھی نظر آرہے ہیں۔ ہر چیز نظر آرہی ہے۔
فرشتے کیوں نہیں نظر آتے۔جن کیوں نہیں نظر آتے؟ سیدھی سی بات ہے جس
چیز کو ہم دیکھنا نہیں چاہتے وہ ہمیں نظر نہیں آتی ۔ جس چیز کو ہم کھوج
لگاتے ہیں ڈھونڈتے ہیںاسے تلاش کرلیتے ہیں۔ اب لیب میں آپ چلے جائیں دیکھیں
سارے پانی کے اندر جو جرثومے ہیں سب نظر آجائیں گے۔لیکن اگر وہ اس کو پانی
کو لیب میں نہیں لے جائیں گے اس کا تجزیہ نہیں کریں گے تو کچھ نظر نہیں آئے
گا وہ پانی کا پانی رہے گا۔چاہے اس میں کتنی ہی بیماری ہو۔تو قانون یہ بنا کہ
ہم کسی چیز کو دیکھنا چاہتے ہیںکسی چیز کو کھنگالتے ہیں۔ کسی چیز کے اندر
تجسس کرتے ہیںکسی چیز کو توڑ دیتے ہیں۔ تو ہمیں اس کے اندر جو چیزیں
ہیںوہ نظر آجاتی ہیں۔ پانی ہے ۔ ہائیڈروجن آکسیجن سے پانی بنتا ہے۔لیکن
ہمیں تو کوئی ہائیڈروجن اس میں نظر آرہی ہے نہ آکسیجن نظر آرہی ہے۔
کیوں؟ اس لئے نظر نہیں آرہی ہے ہم تو بس پانی پی لیتے ہیں۔ ہمیں کیا
مصیبت پڑی ہے یہ دیکھنے کی کہ پانی کیا ہے؟ بس پیتے رہو پاگلوں کی طرح۔
بھئی جیسے بھینس پانی پی رہا ہے ویسے انسان بھی پانی پی رہا ہے۔لیکن
انسان اور بھینس میں کوئی فرق تو ہونا چاہئیے ناں؟ بھینس کو اللہ تعالیٰ نے یہ
صلاحیت ہی نہیں دی کہ وہ تجزیہ کرے پانی کاانسان کو یہ صلاحیت دی ہے کہ
وہ تجزیہ کرسکتا ہے۔تو جب آپ پانی میں ہائیڈروجن اور آکسیجن نہیں دیکھ
سکتے تو بھئی فرشتے کہاں سے دیکھ لے گا؟ تو اب میرے ذہن میں جو بات آئی وہ
یہ ہے کہ اگر ہم کسی چیز کا کھوج لگائیں، اگر ہم کسی چیز کوتلاش کریں،
اس کے اندر اتر جائیںتو وہ چیزہمیں نظر آجائے گی۔اب نظر آنے کے دو طریقے
ہیں۔ایک طریقہ سرسری دیکھنا ہے۔ ایک طریقہ حکمت سے دیکھنا ہے دانش سے
دیکھنا ہے۔عقل سے دیکھنا ہے فہم سے دیکھنا ہے۔ تفکر سے دیکھنا ہے۔اب
درخت ہے۔اس نے کہا صاحب یہ کیا چیز ہے؟ اس نے کہادرخت ہے۔گزر گئے آپ۔
اب ایک دانشور ہے وہ درخت کو دیکھتا ہے تو وہ کہتا ہے یہ درخت ہے تو کس
چیز کا درخت ہے؟پہلے تو یہ پتہ کرو۔اس نے کہا صاحب آم کا درخت ہے۔وہ گزر
گیا۔ آم کا درخت ہے جب آم لگیں گے کھالیں گے۔اب تیسرا اس سے زیادہ دانشور

آیا اس نے کہا کیا ہے بھئی؟ اس نے کہا درخت ہے آم کا درخت ہے۔اچھا بھئی اس
کی عمر کتنی ہے؟ اس نے کہا ہوگی بیس سال۔تو وہ بھی گزر گئے۔ بیس سال
سے بھئی پھلوں کے جو باغ ہیں وہاں بیس بیس سال سے درخت لگے ہوئے ہیں۔
اور ایک بندہ پہنچاا س نے بھی پوچھا اس نے کہا میاں صاحب یہ درخت ہے ۔
ٹھیک ہے ایک درخت ہے اس میں پانی کتنا ہے؟ اس میں پانی کتنا ہے؟ اس کی
لکڑی کس کام آتی ہے؟ کہ جلانے کے کام آتی ہے یا اس سے عمارت بھی بن
سکتی ہے؟ اس لکڑی کی قیمت کیا ہے بازار میں؟ اگر اس کو کاٹ لیا جائے تو
اس میں سے پٹیاں کتنی بنیں گی ؟ تختے کتنے بنیں گے؟ پائے کتنے بنیں گے؟ اس کی
شاخوں کو کاٹ کے ایندھن کتنا ملے گا؟ اس کی جڑیں نکال کے کوئلے کتنا بنے گا؟
اب یہ بھی ہے!اب پہلا آدمی آیا درخت کہہ کر چلا گیا۔اب آپ اس چوتھے آدمی
کو لیںکیا یہ دونوں آدمی برابر ہیں؟ یہ ایک درخت ہے اس میں ایسی تو بات نہیں
کہ سمجھ میں نہ آئے۔اچھا اب یہ بھینس ہے یا گائے ہے یا بکری ہے۔وہ آپ زبان
جانتی ہے آپ اس کی زبان جانتے ہیں۔اس سے پوچھیں بھئی یہ کیا ہے؟ وہ کیا
بتائے گی؟ کہے گی درخت ہے۔ آگے نہیں بتاسکتی۔ بکری یہ بات جانتی ہے یہ
درخت ہے۔اس کو یہ بھی پتہ ہے کہ وہ کون سا درخت ہے کیا میں اس کے پتے
کھاسکتی ہوں یا نہیں کھاسکتی؟ اسے یہ بھی پتہ ہے۔کیلے کا درخت ہے بکری
کبھی نہیں کھائے گی۔بیری کا درخت ہے شوق سے کھائے گی۔اس کے اندر یہ عقل
ہے کہ یہ درخت ہے اور کیا میں اسے استعمال کرسکتی ہوں یا نہیںکرسکتی۔تو
اب ایک بکری جو یہ کہہ رہی ہے یہ درخت ہے اور ایک آدمی جوصرف یہ کہہ
رہا ہے کہ یہ درخت ہے اس میں کیا فرق ہے؟ ظاہر ہے فرق نہیں ہے؟ لیکن وہ
چوتھا آدمی جو ہے جو یہ دیکھ رہا ہے کہ اس درخت میںپانی کتنا ہے ، اس کا
وزن کتنا ہے۔سوکھنے کے بعد یہ درخت کتنا رہ جائے گا۔ اس سے تختے کتنے نکلیں
گے۔ پٹیاں کتنی نکلیں گی۔پائے کتنے نکلیں گے۔سوختہ کتنا نکلے گا۔ پتے اس میں
کتنے ہوں گے اندازاًجو بھاڑ میں جھونک کے اس میں دانے بھون لئے جائیں۔اس کی
جڑوں میں سے کوئلے کتنا نکلے گا۔اب اس آدمی میں اور بکری میں فرق ہے
یانہیں ہے؟تو جب ہم یہ کہتے ہیں کہ فرشتہ ہے تو ہماری حیثیت انسان کی ہے
یا بکری کی ہے؟ بتائیے ہم سب کیا بکرے نہیں بیٹھے ہوئے ہیں؟ مرد بکرے ہیں
خواتین بکریاں ہیں ساری۔شعوری اعتبار سے۔اگر نہیں ہیں تو آپ بتائیں کس
طرح نہیں ہیں؟ کیا انسان ہیں؟ انسان کا مطلب مرد عورت دو رخ ہیں۔وہ
عورت بھی ہوسکتی ہیں۔ چار ہیں... ایک کہتا ہے یہ درخت ہے۔دوسرا کہتا ہے
یہ آم کا درخت ہے۔وہ بھی چلا گیا۔ اچھا جو آم کا درخت کہتا ہے اس کو یہ پتہ
ہے کہ یہ درخت ایسا ہے کہ اس سے میں فائدہ اٹھا سکتا ہوں اس کا پھل
کھاسکتا ہوں ۔ بکری بھی یہ کہہ دے گی یہ درخت ہے اس کے پتے میں کھاسکتی
ہوں۔تو اب یہ انسان اور بکری دونوں برابر ہوگئے۔چوتھا آدمی جو ہے جو یہ
کہہ رہا ہے کہ اتنا سوختہ ہے اتنا یہ ہے اتنا یہ ہے وہ بکری سے ممتاز ہوگیا۔
بکری سے مراد حیوانات سے ممتاز ہوگیا۔اور اگر وہ یہی کہہ رہا ہے کہ درخت

ہے تو انسان تھوڑی ہے وہ تو حیوان ہے۔وہ کہتے ہیں ناں انسان حیوان ناطق
ہے بولنے والا۔ یہ بھی بڑی عجیب بات ہے جھوٹی ہے بھئی حیوان ناطق ہے بولنے
والا حیوان۔ کیا بکری نہیںبولتی؟ انسان کوئل کی طرح کوک کر تو دکھا دے ذرا؟
اگرایک کوئل کوکے گی اگر ایک لاکھ آدمی ہوں گے تو اس کی آواز کی طرف
متوجہ ہوجائیں گے۔اور سب خوش ہوں گے کوئل کوک رہی ہے
انسان کی آواز ہی پھٹی ہوئی لاکھوں میں کسی کی آواز ہوگی۔ تو آپ یہ کیسے
کہتے رہتے ہیں انسان حیوان ناطق ہے؟ بولنے والاحیوا ن ہے؟ کیا کتے نہیں بولتے؟
بلیاں نہیں بولتیں؟ اگر آپ بول رہے ہیں تو کتا بھی بول رہا ہے۔بات یہ ہے کہ
جب انسان بولتا ہے تو اس کے اندر فہم ہوتی ہے۔اس سے معنی اور مفہوم
نکلتے ہیں۔ کتا جب بولتا ہے اس کا ایک ہی معنی اور مفہو م نکلتے ہیں کہ وہ
اپنی نسل سے نفرت کرتا ہے۔کتے کو دیکھ کر کتا بولے گایا کسی آدمی کو دیکھ
کر بولے گااس کا مطلب یہی ہے کہ اس نے خطرہ محسوس کیایا خطرے سے آگاہ
ہوگیابس ختم۔اسی طرح انسان جب بول رہا ہوگاتو وہ کہے گا ستارے ...
آسمان میں ستارے ہیںسارے وہ کہے گا ستارے ہیں مریخ ہے فلاں ہے مشتری ہے
زحل ہے اور وہ اس نے حساب کتاب رکھا ہوا ہے۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ انسان
اور حیوان میں جو اللہ تعالیٰ نے بنیادی فرق رکھا ہے وہ یہ ہے کہ انسان کے
اندرتفکر ہے۔سوچ ہے۔گہرائی ہے۔کھوج ہے۔معنی اور مفہوم کی تلاش ہے۔اور
وہ اس وقت تک مطمئن نہیں ہوتاجب تک کہ اس کی کنہ کا اس کی حقیقت تک
اس کی بنیاد تک اس کی رسائی نہیں ہوتی۔اور اگر ایسا نہیں ہے تو حیوان ہے۔
انسان حیوان میں کیا فرق ہے بتائیںکوئی فرق ہے؟ کیا حیوانوں کو بھوک نہیں
لگتی؟کیاحیوان پانی نہیں پیتے؟ کیا حیوانات کے بچے نہیں ہوتے؟ ان کی شادی
نہیں ہوتی؟ کیا حیوان اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلاتے جس طرح ہماری مائیں
ہمیں دودھ پلاتی ہیں؟ کیا مرغی اپنے چوزوں کی ... انسان کا تو ایک بچہ ہوتا
ہے مرغی کے تو بیس بائیس ہوجاتے ہیںچوزے دیکھے ہیں ناں چھوٹے چھوٹے روئی
کے گالے جیسے خوبصورت۔اب مرغی کو وہ چیل آسمان میںسے وہ چیل بولی اب ا
س کے کان کھڑے ہوگئے میں نے تو بڑے غور سے دیکھا ہے۔ مرغی کے کان کھڑے
ہوگئے کہ چیل بولی ایسا نہ ہو کہ وہ نیچے آئے اور پرندے کو اٹھا لے میرے بچے کو
لے جائے اور چیل کو موقع ملے تو لے بھی جاتی ہے۔آپ نے دیکھا ہوگاوہ مرغی ایک
مخصوص زبان میں آواز لگاتی ہے ....اور وہ سارے بچے آواز سنتے ہیں اور
سارے بچے مرغی کے پر کے نیچے آجاتے ہیں۔ اب ان میں کچھ شرارتی بچے بھی
ہوتے ہیںجیسے ہمارے بچے بھی شرارتی ہوتے ہیں۔ کچھ بچے اندر سے نکل آتے
ہیں تو مرغی چونچ مار مار کو انہیں اندر لاتی ہے۔کیا بھائی یہ بچوں کی
حفاظت نہیں ہے؟ جس طرح ہماری مائیں ہماری حفاظت کرتی ہیںادھر ادھر
ہونے نہیں دیتی بچوں کوکہاںگیا کہاں گیا کہاں گیا۔ ماں پریشان ہوجاتی ہے۔
کبھی پلنگ کے نیچے جھانکتی ہے۔کبھی تخت کے نیچے جھانکتی ہے۔انتہا یہ کہ
الماری کھول کے دیکھتی ہے یہاں میرا بچہ بند تو نہیں ہوگیا۔تو اس میں اور

مرغی کا اپنے بچوں کو پروں میں جمع کرنے میں کیا فرق ہے؟ کوئی ہے؟ اب
دوسرے آئیے جناب اماں دودھ پلاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ماں کا بڑا درجہ رکھا ہے
اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ ماں کی خدمت کریں۔وہ الگ ایک موضوع ہے۔
ماں دودھ پلاتی ہے۔کتیا کو آپ نے دیکھا ہوگا اس کے آٹھ آٹھ بچے ہوتے ہیں۔دودھ
وہ بھی پلاتی ہے۔بلی بھی دودھ پلاتی ہے۔گائے بھی دودھ پلاتی ہے۔اچھاآپ کہتے
ہیں کہ نہیں صاحب بات یہ ہے کہ دودھ بھی پلادیا سب کچھ ہوامانکی مامتا
بالکل الگ ہوتی ہے جو حیوانات میںنہیں ہوتی۔یہ بھی لوگ صحیح بات نہیں
کہتے ۔ اس لئے کہ مجھے یاد ہے وہاں میں جب چھوٹا تھاایک گائے پلی ہوئی تھی۔
اس کا بچہ مر گیا۔صاحب آپ یقین کریںکہ وہ گائے ایسا روتی تھی اتنے موٹے موٹے
آنسو اس کے بہے رہے ۔ تو میں بہت چھوٹا تھا میری عمر ہوگی آٹھ نو سال کی۔
میں نے اس کو جب روتے ہوئے دیکھامجھے بہت تکلیف ہوتی تھی۔اب میں بار بار
اپنی اماں کے پاس جاتا تھا۔ ہم اپنی اماں کو آپاجی کہتے تھے... آپاجی! وہ گائے
رورہی ہے۔کہا۔ہاں بھئی اس کا بچہ مر گیابے چاری کو صدمہ ہے۔ وہ تھوڑی دیر
میں پھر جاتا تھا پھر گائے رورہی ہوتی تھی۔اس کے موٹے موٹے آنسو نکلتے تھے۔
پھر میں اپنی والدہ کے پاس جاتا تھاآپاجی کیا کریں کس طرح کریں اور گائے کو
چپ کیسے کرائیں وہ تو رو رہی ہے بہت رو رہی ہے؟ کہنے لگیں وہ کیا کرے
اس کا بچہ مرگیا وہ روئے گی تو۔ صاحب وہ گائے تین دن تک روتی رہی۔بتائیے
انسان کی ماؤں میں اور گائے میں کیا فرق ہوا بھئی؟ دودھ بھی اس نے پلایا۔ بچے
کے مرنے کا اگر اس کو غم ہے۔اگر وہ بچے کے مرنے سے رورہی ہے تو سیدھی
بات ہے وہ بچے کی پیدائش پہ خوش بھی ہوتی ہوگی۔اب خوشی ہمیں اس لئے
پتہ نہیں چلتی کہ اس نے ہمیں وہ آنکھ ہی نہیں دیا۔ گدھا کا بچہ بھی ہنستا
ہے۔اوپر کا ہونٹ ایسے کرکے دانت نکالتا ہے۔وہ بڑا اچھا لگتا ہے ہنستا ہے تو۔
دیکھا کبھی گدھے کو ہنستا ہوا؟ تو اس کا مطلب گدھا ہنستا بھی ہے۔گدھا اگر
روتا ہے ...ڈھینچو ڈھینچو کرتا ہے تو وہ ہنستا بھی ہے۔تو ہنسنا روناحیوانات میں
بھی ہے۔اب آپ کہیں گے کہ انسان کو تو بڑا گرمی سردی لگتی ہے۔اور اس کی
حفاظت کرتا ہے کپڑے پہنتا ہے۔تو کیا کوئی آدمی یہ کہہ سکتا ہے کہ بکری کو یا
گائے کو سردی نہیں لگتی؟ کوئی کہہ سکتا ہے؟ اگر انہیں سردی نہیں لگتی تو
اسے کمبل ہم کیوں اوڑھاتے ہیں؟ اس کے بوریاں کیوں باندھتے ہیں؟ بھئی سردی
لگتی ہے توکوٹھے میں بند کرتے ہیں۔ گرمی کا حال اس کا ... اگر گرمی نہیں
لگتی تو وہ دھوپ میں چلتے چلتے درختوں کے سائے کیوں تلاش کرتے ہیں؟ جانور
وہاں جاکے کیوں بیٹھتے ہیں سائے میں؟ اگر انہیں گرمی نہیں لگتی۔ پھر انسان
اور حیوان میں فرق کیا ہوا؟ آپ یہ کہیں کہ انسان تو تھک جاتا ہے آرام کرتا ہے
سوجاتا ہے۔سو کے اٹھتا ہے ۔ تو کیا گھوڑا نہیں سوتا؟ بتاؤ ایسا کون سا جانور
ہے... اب الّو ہے... الّو رات بھر جاگتا ہے دن بھرسوتا ہے۔چمگادڑیں ہیں رات بھر
اڑتی ہیدن بھر سوتی ہیں۔جیسے ہمارے ہاںلوگ جو ہیں پیٹ کا ایندھن بھرنے
کے لئے رات بھر فیکٹریوں کا ایندھن خود بنتے ہیدن کو سوتے ہیں۔یعنی جب

انسان اور حیوان کا ہم تجزیہ کرتے ہیںتو مجھے تو کوئی چیز نظر آتی نہیں ہے
جو حیوان میں ہو انسان میں نہ ہو جو انسان میں ہو حیوان میںنہ ہو۔ایک چیز
ضرور ہے کہ حیوانات میںتفکر نہیں ہے۔سوچ نہیں ہے۔گہرائی میں اترنے کی
صلاحیت نہیں ہے۔بس اللہ تعالیٰ نے اس کو جس فطرت پر پیدا کردیا جو جبلت
اس کی بنادی وہ چلتا رہتا ہے۔اس کی جبلت جو بھی ہے۔ اچھاآپ کہیں گے
صاحب ایک بات ہے انسان میں عقل زیادہ ہے حیوانات میں عقل کم ہے۔لومڑی
سے زیادہ تو کبھی انسان میں عقل نہ ہوئی۔لومڑی تو مشہور ہی چالاک ہے۔
اتنی چالاک ہے کہ انسان نے اس کا نام ہی لومڑی رکھ دیا۔

Fox

۔ آپ کہیں گے نہیں انسان تو دور تک دیکھ سکتا ہے۔جانور دور تک نہیں دیکھ
سکتے۔نہیں یہ بھی غلط ہے!کتے کی نظر انسان سے زیادہ ہوتی ہے۔ یہ شاہین
جو ہے ماورائی برقی شعاعیں دیکھ سکتا ہے انسان نہیں دیکھ سکتا ہے۔انسان
آج تک دیکھ ہی نہیں سکا ماورائی برقی شعاعیں۔شعاعی روشنی۔اندازہ کرتا
ہے۔انسان کے آنکھ میں کبھی موتیا اتر آیا۔ کبھی آنکھ میں ڈیلا پیدا ہو گیا۔کبھی
اس میں کچھ ہوگیا۔ کبھی چشمہ لگ گیا۔کبھی دور کا لگ گیا کبھی قریب کا لگ
گیا۔ آپ بتائیں کبھی کسی بھینس نے کبھی آپ نے چشمہ لگائے دیکھا ہے؟ کیوں
بھئی؟ اور اگر لگے تو کتنا اچھا لگے گا اسے ذرا تصور تو کریں۔لیکن بھینس کبھی
چشمہ نہیں لگاتی۔یا بھینس کو آپ چشمہ لگاتے ہیں؟ یہ انسان جو ہے نظر اس
کی کمزور ہورہی ہے یعنی ہر چیز جو ہے حیوانات میں ہے وہ انسان میں ہے
جو انسان میں ہے وہ حیوانات میں ہے ۔ ایک چیز حیوانات میں آپ کو نہیں ملے
گی ۔ کون سی چیز؟ فہم ... ماورائے حواس عقل۔ زمین کے اندر جب اترتا ہے تو
زمین کے طبق گنتے جاتے ہیں۔کہ چودہ طبق ہیں۔آسمانوں میں پرواز کر جائے تو
بتاتا ہے کہ سات آسمان ہیں اس کے اوپر عرش ہے اس کے اوپر کرسی ہے اس
کے اوپر بیت المعمور ہے اس کے اوپر سدرۃ المنتہیٰ ہے اس کے اوپر حجاب
عظمت ہے اور یہ ہے اور وہ ہے۔ کسی حیوان نے اس کا انکشاف نہیں کیا۔ تو
انسان اور حیوان میں بنیادی فرق یہ ہوا اگر انسان کے اندر تفکر ہے اگر انسان
کے اندر ماورائی حواس کام کررہے ہیںاگر انسان کی نظر زمین کے کناروں کو توڑ
کر آسمان کے اندر داخل ہوجاتی ہے تو وہ انسان ہے پھر حیوان نہیں۔اگر انسان
فرشتوں کو نہیں دیکھتاتو ایک حیوان میں اور انسان میں کوئی فرق نہیں ہے۔
اگرانسان جنات کی آبادیوں کا مشاہدہ نہیں کرتا تو ایک حیوان اور انسان میں
کوئی فرق نہیں۔اسی صورت سے اگر انسان اللہ کی چہیتی مخلوق، احسن
تقویم اللہ کو نہیں دیکھتا تو حیوان ہے انسان نہیں۔ہم نے یہ پہلے ہی سے فرض
کرلیاکہ بھئی وائرس نظر نہیں آسکتا ۔ جب نظر ہی نہیں آسکتا تو آپ اس کی
طرف کیوں منہ کریں گے دیکھنے کی۔وہ جنہیں آپ غیر مسلم کہتے ہیںاور ......
اور پتہ نہیں کیا کیا کہتے ہیںوہ کہتے ہیں وائرس دیکھا جاسکتا ہے۔اس لئے

انہوں نے وائرس کو دیکھ لیا۔جب ہم نے یہ طے کرلیا کہ فرشتوں کو دیکھ ہی نہیں سکتے تو فرشتے ہمیں کیسے نظر آجائے گا۔جب ہم نے یہ طے کرلیا کہ جنّ کو ہم نہیں دیکھ سکتے جنّ کوئی مخلوق تو ہے لیکن وہ ایسی مخلوق ہے جس کو نہیں دیکھ سکتے تو اس سے بڑی پاگل پن کی تو کوئی بات ہی نہیں ہوسکتی کہ آپ ایک چیز کو تو تسلیم کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں دیکھ ہی نہیں سکتے۔ اگر نہیں دیکھ سکتے جنّ تذکرے میں کیسے آگیا؟ بھئی ساری آسمانی کتابوں میں ہے۔ اللہ کی آخری کتاب قرآن میں آگیا۔یا معشر الجنّ والانس انستطعتم...... الا بالسلطٰن...اے گروہ جنات اور اے گروہ انسان دیکھئے کیا مطلب ہوا اس کا؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے گروہ انسان... یا معشر الجنّ ... اے گروہ انسان اور اے گروہ جنات اس کا مطلب کیا ہوا؟ کیا مطلب ہوا اس کا؟ جس طرح انسانوں کا ایک گروہ ہے ، جس طرح انسان بھی ایک نوع ہے ، جس طرح انسان ایک مخلوق ہے ، اسی طرح جنات بھی ایک مخلوق ہے۔... یا معشر الجنّ ...کیا مطلب ہوا اس کا؟ جب انسان انسان کو دیکھ سکتا ہے تو جنّ کو کیوں نہیں دیکھ سکتا؟ جب انسان یہاں اس زمین پر کبوتر کو دیکھ سکتا ہے ، وائرس کو دیکھ سکتا ہے، بیکٹیریا کو دیکھ سکتا ہے، جراثیم کو دیکھ سکتا ہے۔ تو جن تو مخلوق ہے بھئی اس کے تو ہاتھ ہیں پیر ہیں۔ اگر آپ کا چھ فٹ قد ہے تو ہوسکتا ہے اس کا دس فٹ قد ہو۔تو جب آپ اتنی سی چیز کو دیکھ سکتے ہیں تو دس فٹ قد کے آدمی کو آپ کیوں نہیں دیکھ سکتے؟ کیوں نہیں دیکھ سکتے؟ آپ نے یہ طے کرلیا ہے کہ جنّ کو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ اب ایک آدمی ہے وہ کہتا ہے صاحب میں تو پڑھ ہی نہیں سکتا وہ کبھی نہیں پڑھ سکتا۔یا پڑھ سکتا ہے؟ باپ کہتا ہے خبردار جو کہا نہیںپڑھ سکتا ہوں مار مار کر ہڈیاں توڑ دوں گا تیری چل اسکول جاکرپڑھ! کیوں نہیں پڑھ سکتا؟ ابا میں نہیں پڑھ سکتا۔ ابے کیسے نہیں پڑھ سکتا؟ وہ ایک دن پڑھ لے گا۔ لیکن اگر ابا جان ہاں ہاں میرا بچہ نہیں پڑھ سکتا اس کے دماغ میں تو بڑا بوجھ پڑے گاتو وہ نہیں پڑھ سکتا۔نہیں پڑھے گا وہ۔ایسا ہوتا ہے جو ماں باپ اپنے بچوں کی طرف سے لاپرواہی برتتے ہیںاور ان کو ذرالاڈ پیار کرتے ہیںوہ روتاہے ماں کہتی نہیں اسکول جا اباکہتا ہے نہیں نہیں چلو آج چھٹی کرادو ایک دن کی تو بات ہے ، بڑی سردی ہورہی چلو ایک دن کی چھٹی کرادو۔ بچے کا اسکول سے دل اچاٹ ہوگیا ہے۔ سردی ہو گرمی ہو پریشانی ہو خدانخواستہ بخار ہوماں باپ کی یہ کوشش ہوتی ہے اسکول کا ناغہ نہیں ہونا چاہئیے۔بھائی بچہ جب رو رہا ہے وہ تو نہیں جائے گا وہ تو اسکول نہیں جانا چاہتا۔ کیوں نہیں؟ وہ پڑھنا ہی نہیں چاہتا۔تو آپ اسے پڑھا دیتے ہیں یا نہیں؟اسی صورت سے کوئی بچہ کبھی کپڑے پہن کر خوش نہیں ہوتا۔وہ یہی چاہتاہے کپڑے اتار دو کیا مصیبت ہے ، اماں ابا خاندان شیم شیم شیم شرم کی بات ہے شیم شیم شیم اور اس کو کپڑے پہناکراس کے حیا اور اس کے شرم کو اس کے اندر اس طرح داخل کردیتے ہیںکہ سالوں وہ بچے کپڑے ہی نہیں اتار سکتا۔کتنے آپ اسے پھسلا لیتے ہیںبیٹا دس روپے لے لے ذرا یہ کپڑے اتار

دے۔ کیوں نہیں اتارے گا بھئی؟ آپ نے اسے یہ بتایا ہے کہ انسان کا شرف میں سے
ایک شرف لباس پہننا بھی ہے۔یہ شرف حیوانوں کو نہیں آتا۔ حیوان کپڑے نہیں
پہنتے۔انہیں بتایا نہیں کسی نے۔جس طرح حیوان ننگے پیدا ہوتے ہیاسی طرح
ہمارے انسان بچے بھی ننگے پیدا ہوتے ہیں۔یا انسان کے بچوں کو لنگوٹی بندھی
ہوئی ہوتی ہے پہلے سے؟ کیوں جی؟ یعنی حیوان بچے پیدا ہونا اور انسان بچے
پیدا ہونے میں کیا فرق ہے؟ وہ بھی ننگے ہوتے ہیں۔ لیکن دیکھئے حیوانات میستر
پوشی کا علم ہے ہی نہیں۔انہوں نے کبھی اس پر غور و فکر ہی نہیںکیاکہ
انسانی وصف ہے ستر پوشی۔ان کے بچوں میں بھی وہ بات نہیں آئی۔آپ نے اپنے
آپ کو بھی ڈھکا ۔ آپ نے اپنے بچوں کو بھی وہ وصف منتقل کیا کہ حیوان اور
انسان میں لباس ایک بنیادی فرق ہے۔تو ہر بچہ لباس پہن رہا ہے۔تو اگر آپ
اپنے بچوں کے اندر وہ وصف منتقل کردیںکہ جو چیز تذکرے میں آتی ہو وہ دیکھی
جاسکتی ہے تو ہمارے بچے فرشتے کیسے نہیں دیکھیں گے؟ سوال یہ ہے کہ آپ
ہی نے کبھی نہیں دیکھا تو بچے کو کیا دکھائیں گے؟ آپ ہی نے کبھی یہ کوشش
نہیں کی کہ یار یہ فرشتوں کا جو ذکر ہورہا ہے بائبل میں تورات میں ، انجیل
میں ، قرآن میں، دادا نے نانانے ، نانی نے ، وعظ میں ، نصیحت میں، جہاں جاؤ
فرشتے فرشتے کہ بھئی یہ کندھے میں دو فرشتے بیٹھے ہوئے ہیں۔ عجیب
وہ فرشتے ہیں کہ ہمارے کندھے میں وہ بیٹھے ہوئے ہیاور ہمیں وزن کا پتہ ہی
نہیں ان کے۔جبکہ آپ دیکھیں آپ نے واسکٹ پہن لی ہو گرم سردی میاور گرمی
ہوجائے ایک دم کیا وہ واسکٹ آپ کو وزنی نہیں لگتی؟ اتنی وزنی لگتی ہے آپ
اٹھا کر پھینک دیتے ہیں۔تو فرشتے جیتی جاگتی مخلوق آپ کا اعمال نامہ بھی لکھ
رہی ہے ۔ اس کے پاس رجسٹر بھی ہے ۔ اس کے پاس قلم بھی ہے۔آپ کے
کندھوں پر بیٹھے ۔ آپ نے کبھی وزن محسوس کیا؟ تو اس کا مطلب ہے آپ
صرف سنتے ہیں یقین نہیں کرتے۔مکھی بیٹھ جائے یہاں مکھی۔ بعض مکھی بڑی
شریر ہوتی ہے یہاں سے اڑاؤ یہاں آجائے گی۔آپ پاگل ہوجائیں گے اسے اڑاتے
اڑاتے۔وہ نہیں اڑے گی۔جب تک اسے مار نہیں دیں گے۔ بھگانہیں دیں گے آپ ہاتھ
ہی چلاتے رہیں گے۔وہ عجیب آدمی کارٹون لگتا ہے جب وہ مکھی ۔ ہٹا ہی
نہیں سکتے۔تو فرشتے بھئی مکھی سے تو بڑا ہوگااس کا وزن کیوں نہیں
محسوس ہوتا؟ وہ آپ کو نظر کیوں نہیں آتا؟ کیوں نہیں آتا؟ بھئی کیوں نہیں
آتا؟ بولو بھئی؟ آپ نے کبھی دیکھنے کی کوشش ہی نہیں کی ۔ آپ کے کندھوں پہ
بیٹھا ہوا۔اب اللہ میاں کا بھی ہے ۔ اللہ میاں کہتے ہیں میں تو تمہارے دلوں میں
رہتا ہوں۔ و فی انفسکم افلا تبصرون...میں تو تمہارے نفسوں میں ہوں، تمہارے
اندر بیٹھا ہوا ہوں۔ اللہ میاں شکوہ کرتے ہیں...و فی انفسکم افلا تبصرون...
میں تمہارے اندر ہوں تم مجھے دیکھتے کیوں نہیں ہو؟ اب جب کبھی ہم نے
فرشتوں کو ہی دیکھنے کی کوشش نہیں کی تو اللہ میاں کو دیکھنے کی کیا
کوشش کریں گے؟ یعنی اللہ کا جو کائناتی نظام ہے جو سسٹم ہے اس سسٹم
میں ہم نے کبھی تفکر ہی نہیں کیا۔جیسے جانور چر رہے ہیں کھانا کھارہے ہیں

سو رہے ہیں ان کے بھی بچے ہورہے ہیں۔ اس طرح انسان بھی کھانا کھارہا ہے
وہ بھی سو رہا ہے ۔ اس کے بھی بچے ہورہے ہیں ۔ بچے کے بچے ۔ بچے کے بچے،
پھر بچوں کے بچےہیں آدم سے سلسلہ چل رہا ہے ۔ تو اب دیکھیں نااگر آدم سے
آدم کے بچے ہورہے ہیں۔ تو اونٹ سے اونٹ کے بچے ہورہے ہیں ۔ طوطے سے
طوطے کے بچے ہورہے ہیں۔ سب کے بچے ہورہے ہیں۔ اور سب آدم کے زمانہ
سے ہیں۔جس طرح ہمارا قلندر شعور کتاب پتہ نہیں آپ لوگوں نے پڑھی یانہیں
پڑھی اس میں تذکرہ ہے کہ جس طرح آدمی کا سب سے پہلا باپ آدم ہے ۔اسی
طرح طوطے کا سب سے پہلا باپ طوطاوہ طوطے کا باوا آدم ہے۔تو انسان اور
حیوان میںکوئی فرق نہیں ہے۔فرق کیا ہے؟ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم...
اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیںتیسرے پارے میں کہ انسان اور حیوان میں یہ فرق ہے
کہ انسان ہماری بہترین تخلیق ہے۔بہترین صناعی ہے۔احسن تقویم...اس کے
اندر وہ چپ ڈال دی ہے کمپیوٹر کی کہ جو کسی اور مخلوق میں نہیں ہے۔یعنی
ایک اندر ایسا عجیب سسٹم اندر رکھا ہے کہ انسان نے ریڈیو بنالیا۔ ٹی وی بنالیا۔
لاسلکی نظام قائم کردیا۔میزائل بنادئیے۔ایٹم بم بنادئیے۔ڈیم بنادئیے۔لیکن اگر دنیا
کے سارے حیوانات معروف گھوڑا، بکری، بیل ، گائے سارے حیوانات جمع ہوجائیں
وہ انسان کی آبادی سے زیادہ ہوں گے۔لیکن اس پوری آبادی نے کبھی ڈیم نہیں
بنایا۔اس پوری آبادی نے کبھی سڑک نہیں بنائی۔اس پوری آبادی نے کبھی محل
نہیں کھڑے کئے۔اور انسان کی چھ ارب کی آبادیوں میں چند آدمیوں نے ایٹم بم
بنالیا۔وہ پہنچ گئے چاند میں۔مریخ میں پہنچ گئے۔وہاں جہاز میں سوراخ ہے
یہاں زمین سے بیٹھے ہوئے سوراخ بند کردیا۔یہ انسان اور حیوان کا بنیادی فرق
ہے۔اچھا یہ سوراخ کیسے بند کردیا بھئی؟ وہ ریسرچ ہے۔ تحقیق کی۔اللہ تعالیٰ
نے جو سوچنے کی سمجھنے کی انسان کو فہم عطا کی ہے اس فہم کو استعمال
کیا۔اب دیکھئے یہاں ایک نئی چیز آگئی ہے۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسلمان، ہندو،
سکھ، عیسائی سب اللہ کی مخلوق ہے۔یہ الگ بات ہے اگر مسلمان اپنا وصف
پورا کرے تو اللہ کی پسندیدہ اور محبوب مخلوق ہے لیکن جب بھی کوئی آدمی
گنّا کاشت کرتا ہے زمین میں تو ہندو ہو سکھ ہو عیسائی ہو پارسی ہو کوئی
ہوزمین سے گنے اگ آتے ہیں۔ ایسا نہیںہے کہ مسلمان گنا لگائے گا تو میٹھا ہوگا
ہندو گنا لگائے گا تو کڑوا ہوگا۔ایسا نہیں ہوتا۔ایک ہے انعام یافتہ قوم اور ایک
معتوب قوم۔ بھائی جب انسان کے اندر ایک انسان کے دل کے اندر تفکر ہی نہیں
ہے تو وہ تو حیوان ہوئے ناں؟انسان کا وصف یہ تفکر ہی تو ہے۔ وہ اس میں
ہندو سکھ کی بات نہیں ہے۔بات تفکر کی ہے۔اب اگر تفکر میرے بھائی مرتب نہ
ہوتے تو غیر مسلم کو تو کبھی کامیابی نہیں ملتی۔

END